باب 10

پاکستان کا بنکاری نظام
(BANKING SYSTEM OF PAKISTAN)

دورِ جدید میں کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی کا انحصار فعال اور مستحکم بنکاری نظام پر ہوتا ہے کیونکہ یہی مالیاتی ادارے لوگوں کی پس انداز کی ہوئی رقوم کو ایک جگہ یکجا کر کے انہیں ملکی تعمیر و ترقی کے کاموں پر لگا کر سرمایہ کاری کو فروغ دیتے ہیں۔ ملکی و غیر ملکی تجارت کو بڑھانے کے لیے درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو مالیت فراہم کرتے ہیں۔ چھوٹے بڑے تاجروں کو آسان شرائط پر قرضے جاری کر کے ملک کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے میں مدد دیتے ہیں چونکہ مضبوط اور مستحکم بنکاری نظام کسی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے پاکستان کو آزادی ملتے ہی کمزور بنکاری ڈھانچہ وراثت میں ملا جس کی وجہ ماضی میں بنکوں پر انگریزوں کی حکمرانی تھی چونکہ ہندو انگریزوں کو اپنا خیر خواہ سمجھتے تھے اس لئے زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح بنکوں پر بھی ہندوؤں کا کنٹرول تھا۔ ہندو سرمایہ کاروں کو جب یہ محسوس ہوا کہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم تو یقینی ہے تو انہوں نے حفظِ ماتقدم کے طور پر پاکستان کی حدود میں موجود بنکوں سے رقوم نکلوا کر ہندوستان میں منتقل کرنا شروع کر دیں۔ نہ صرف یہ بلکہ بنکوں کا زیادہ تجربہ کار عملہ جو زیادہ تر ہندوؤں پر مشتمل تھا وہ بھی ہندوستان چلا گیا اس طرح آزادی کے بعد جو حصہ پاکستان کے حصے میں آیا وہ زیادہ تر مالی بدحالی کا شکار تھا۔ ایسے حالات میں حکومتِ پاکستان نے آزادی کے فوری بعد مالی وسائل پر قابو پانے کے لیے یکم جولائی 1948 کو پاکستان کے مرکزی بنک (سٹیٹ بنک آف پاکستان) کے قیام کا اعلان کیا جس کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح ؒ نے کیا۔ آزادی کے وقت پاکستان میں صرف دو پاکستانی بنک حبیب بنک لمیٹڈ اور آسٹریلشیا بنک لمیٹڈ اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے لیکن آزادی کے بعد مرکزی بنک کے علاوہ کئی دوسرے بنک قائم کئے گئے جو مہارت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ زیرِ نظر باب میں ہم پاکستان کے ان اہم بنکوں کا ذکر کریں گے جو ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

10.1 تجارتی بنک (Commercial Banks)

تجارتی بنک ملکی تجارت، صنعت و حرفت کی ترقی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بنک لوگوں سے ان کی فالتو رقوم مختلف حسابات (Accounts) میں وصول کر کے انہیں قواعد و ضوابط کے مطابق منافع دیتے ہیں اور پھر لوگوں کی موصولہ رقوم کو ضرورت مند تاجروں اور دیگر ضرورت مندوں کو قرضہ دے کر خاطر خواہ منافع یا سود حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا بنک منافع کمانے کی غرض سے وجود میں آتے ہیں۔ پاکستان میں 1973 سے پہلے ان تجارتی بنکوں کی تعداد 23 تھی جن کو بعض وجوہات کی بنا پر کم کر کے حکومت پاکستان نے بنک قومیانے کا آرڈیننس 1974 کے تحت قومی تحویل میں لے کر پانچ بڑے بنکوں تک محدود کر دیا۔ قومی تحویل میں آنے سے پہلے پاکستان میں 23 بنکوں میں سے 15 پاکستانی اور باقی غیر ملکی تھے۔ حکومتِ پاکستان نے غیر ملکی بنکوں اور کوآپریٹیو بنکوں کو قومی تحویل میں نہیں لیا لیکن ملک کے تمام چھوٹے بنکوں کو پانچ بڑے بنکوں میں ضم کر دیا جس میں نیشنل بنک آف پاکستان، حبیب بنک لمیٹڈ، مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ، الائیڈ بنک لمیٹڈ اور یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ شامل ہیں۔ ذیل میں ہم ملک کے ان اہم مالیاتی اداروں کا جائزہ لیتے ہیں جو سارے ملک کے بنکاری نظام کا محور ہیں۔

(i) نیشنل بنک آف پاکستان (National Bank of Pakistan)

نیشنل بنک آف پاکستان 8 نومبر 1949 کو حکومت پاکستان کے ایک آرڈیننس کے تحت وجود میں آیا۔ اس بنک نے 20 نومبر 1949 سے باقاعدہ اپنا کام شروع کر دیا۔ قیام کے ابتدائی دور میں اس بنک کے فرائض میں ملکی زرعی اجناس (خاص طور پر کپاس، پٹ سن) کو مقررہ قیمتوں پر خرید کر عالمی منڈی میں فروخت کرنا شامل تھا لیکن مئی 1950 سے یہ بنک عام تجارتی بنکوں کی طرح اپنے فرائض مہارت سے سرانجام دے رہا ہے۔

بنک کا سرمایہ اور انتظام (Capital and Management of Bank)

قیام کے وقت اس بنک کا کل منظور شدہ سرمایہ (Authorised Capital) 6 کروڑ روپے تھا جو سو سو روپے کے چھ لاکھ حصص پر منقسم تھا اس بنک کا کل ادا شدہ سرمایہ (Paid up Capital) 3 کروڑ روپے تھا اس بنک کے 25 فی صد حصص ماضی میں مرکزی بنک کے پاس تھے اور 75% حصص عام شہریوں نے خرید رکھے تھے جو بنکوں کے قومی تحویل میں جانے کے بعد وفاقی حکومت کی تحویل میں چلے گئے۔ اس طرح یہ بنک ملک کا سب سے پہلا سرکاری مالی ادارہ (Public Financial Institute) بن گیا۔ قومی تحویل میں آنے کے بعد اس بنک کا ڈائریکٹرز بورڈ ختم کر کے وفاقی حکومت نے ایک ایگزیکٹو بورڈ قائم کر دیا جو کہ ایک صدر اور چار سینئر افسران پر مشتمل ہے۔ اس بورڈ میں وزارت خزانہ کا ایک نمائندہ بھی شامل ہوتا ہے یہ بورڈ بنک کے تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔

نیشنل بنک آف پاکستان کے فرائض (Functions of National Bank)

نیشنل بنک آف پاکستان ملک کا سب سے بڑا اور با اعتماد ادارہ ہے جس کی شاخیں غیر ممالک اور اندرون ملک اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اس بنک کی حیثیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے جس حصے میں سٹیٹ بنک کی کوئی شاخ موجود نہ ہو وہاں یہ بنک سٹیٹ بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے تجارتی بنکوں کے لیے حساب گھر، سرکاری محکموں کے حسابات کی دیکھ بھال، زرمبادلہ کا انتظام وغیرہ کرتا ہے۔ اس بنک کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

- i- نیشنل بنک لوگوں کی امانتیں غیر سودی کھاتوں (مثلاً شراکت کی بنیاد پر نفع ونقصان کا کھاتہ، شراکت کی بنیاد پر نفع ونقصان کا مدتی کھاتہ وغیرہ) میں وصول کرتا ہے اور انہیں منافع ادا کرتا ہے۔
- ii- یہ بنک حکومت کے لیے مالیات کی وصولیاں اور ادائیگیاں کرتا ہے اور زر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- iii- ملکی وغیر ملکی ہنڈیوں، کفالتوں اور تمسکات کی خرید وفروخت کرتا ہے اور ہنڈیوں پہ بٹہ لگا کر قرضہ جاری کرتا ہے۔
- iv- ضرورت مند افراد اور تاجروں کو آسان شرائط پر قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے فراہم کر کے سرمایہ کاری کو فروغ دیتا ہے۔
- v- امانت داروں کی قیمتی اشیا (مثلاً سونے، چاندی، زیورات، بانڈز، وصیتیں، قانونی دستاویزات وغیرہ) بحفاظت رکھنے کے لیے بنک لاکرز (Lockers) مہیا کرتا ہے۔
- vi- حکومت کو غذائی اجناس کی خرید وفروخت اور کئی دوسرے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے قرضے فراہم کر کے ترقی کی راہیں متعین کرتا ہے۔
- vii- ملک کے اہم اور پیداواری شعبوں مثلاً صنعت، زراعت، نقل وحمل اور درآمد وبرآمد کو فروغ دینے کے لیے مالی معاونت کے

ساتھ ساتھ مفید مشورے بھی دیتا ہے۔

viii- ملک کے تجارتی بنکوں میں کام کرنے والے افراد کو بنکاری کے متعلق تربیت دینے کے لیے تربیتی پروگرام کا اہتمام کرتا ہے۔

ix- اپنے گاہکوں کے لیے ایجنسی کی خدمات مثلاً کھاتہ داروں کی طلبی ضرورت، ٹیکس کی ادائیگی، بیمہ کی قسطیں اور کرایہ جات وغیرہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ چیکوں، سکول کالج کی فیسوں وغیرہ کی وصولی اور ادائیگی بھی کرتا ہے۔

x- سٹیٹ بنک کے ایما پر زرِ مبادلہ کا کاروبار کرتا ہے اور سرمائے کو منافع بخش کاموں اور پراجیکٹوں میں لگا کر سرمایہ کاری کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ سرکاری محکموں کے رواں حسابات کی نگرانی کر کے ان کی وصولیوں اور ادائیگیوں کو مؤثر بناتا ہے۔

نیشنل بنک کی کارکردگی (Performance of National Bank)

نیشنل بنک آف پاکستان کا ملکی بنکاری نظام کی توسیع وتنوع میں بڑا نمایاں حصہ ہے۔ آزادی کے فوراً بعد ملک کو مالی وسائل کے فقدان سے چھٹکارا دلانے اور بنکاری نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں اس بنک نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس بنک نے حکومت کے ایجنٹ کی حیثیت سے وہ تمام فرائض سرانجام دیے جو کسی ملک کا مرکزی بنک اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے عمل میں لاتا ہے لہٰذا نیشنل بنک آف پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ بنک کے درج ذیل کاموں سے لگایا جاسکتا ہے۔

i- پاکستان کے موجودہ بنکاری ڈھانچے میں نیشنل بنک آف پاکستان سب سے بڑا اور مضبوط تجارتی بنک ہے کیونکہ اس کے پاس دیگر تجارتی بنکوں کے مقابلے میں زیادہ موصولہ امانتیں ہوتی ہیں اور اس کے جاری کردہ قرضوں کی مقدار اور سرمایہ کاری کا حجم بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ii- اس بنک نے ملک کے کونے کونے میں اپنی شاخیں کھول کر لوگوں کو قرضوں کی سہولت فراہم کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایسی بچت سکیمیں جاری کر رکھی ہیں جن کی بدولت لوگوں میں بچت کرنے کی عادات بڑھی ہیں۔

iii- اس بنک نے صنعت اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے خصوصی قرضوں کی سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جس کی بدولت سرمایہ کاری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

iv- یہ بنک کسانوں کو پیداوار بڑھانے اور زرعی جدت سازی کے لیے زرعی قرضہ کا پروجیکٹ اور دیہی قرضہ کی سکیم شروع کر کے قرضے جاری کر رہا ہے جس سے ملک کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔

v- اس بنک نے جدید بنکاری نظام کو متعارف کروانے کے لیے اپنے عملے کو تربیتی کورسز کروا کر اپنے کھاتہ داروں کو کئی سہولتیں مثلاً کریڈٹ کارڈ، انٹرنیٹ بنکنگ دے رکھی ہیں۔

vi- یہ بنک لوگوں کو مکانات کی خرید اور تعمیر کے لیے آسان شرائط پر قرضے فراہم کرنے اور لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر کرنے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

vii- صنعتی مزدوروں میں بچت کی عادت ڈالنے کے لیے مختلف صنعتوں کو بنکاری سہولتیں دے رکھی ہیں۔

viii- یہ بنک حکومت کی سکیم سمال میڈیم انٹرپرائز (SME) کے فروغ کے لیے صنعتکاروں اور تاجروں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کر رہا ہے جس سے ملکی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ii) زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ (Zarai Taraqiati Bank Limited)

فروری 1961 سے پہلے پاکستان میں زراعت کے شعبے کی ترقی کے لیے دو مالیاتی ادارے (زرعی ترقی کی مالیاتی کارپوریشن اور پاکستان زرعی بنک) اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ محدود وسائل کی دونوں اداروں میں تقسیم، بے جا قانونی پابندیاں، قرضہ حاصل کرنے کی سخت شرائط اور بڑے زمینداروں کا بے جا اثر ورسوخ ان اداروں کی ناکامی کا سبب بنا اور بالآخر فروری 1961 میں قرضہ کے تحقیقاتی کمیشن کی سفارشات اور زراعت کی ترقی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان دونوں اداروں کو ضم (merge) کر کے زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کا نام دے دیا گیا جو بعد میں زراعت کے شعبے کی ترقی کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اس بنک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہے جن کے ممبران کی تعداد 12 (بارہ) ہے۔ جن میں سے ایک چیئرمین، دس ڈائریکٹرز اور ایک آزاد جموں وکشمیر کا نمائندہ بطورِ مبصر بورڈ آف ڈائریکٹر میں شامل ہوتا ہے جن کی منظوری وفاقی حکومت اور سٹیٹ بنک کے قوانین کے مطابق ہوتی ہے۔ بنک کے مختلف اُمور کو بخوبی نپٹانے کے لیے ایک ایگزیکٹو کمیٹی اور ایک مشاورتی کمیٹی بھی قائم ہوتی ہے جو بنک کے مجموعی معاملات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتی ہے۔

زرعی ترقیاتی بنک کا اولین فرض کسانوں کو زراعت کی ترقی کے لیے قرضے فراہم کرنا ہے یہ بنک کسانوں کو درج ذیل تین طرح کے قرضے جاری کرتا ہے۔

(الف) قلیل المیعاد کے قرضے

یہ قرضے مختصر مدت یعنی 6 ماہ سے لے کر 8 ماہ تک کے لیے ہوتے ہیں یہ ایسے قرضے ہیں جو کسانوں کو کاشتکاری ضروریات کی فوری تکمیل کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں مثلاً بیج، کھاد، ادویات، جانوروں کی خوراک وغیرہ۔

(ب) درمیانی مدت کے قرضے

یہ قرضے کسانوں کو ڈیڑھ سال کی مدت سے لے کر 5 سال تک کے لیے جاری کیے جاتے ہیں تاکہ کسان زرعی آلات، مشینری، ٹیوب ویل، کنوؤں کی تعمیر وغیرہ کر سکیں۔

(ج) طویل المیعاد کے قرضے

1۔ یہ قرضے 5 سے 10 سال کی مدت کے لیے جدید زرعی آلات مثلاً ٹریکٹر، تھریشر وغیرہ کی خرید کے لئے فراہم کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ ان قرضوں کو گودام کی تعمیر، کولڈ سٹوریج بنانے کے لیے بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

2۔ یہ بنک شجر کاری، ماہی پروری، جنگل بانی، پرورش حیوانات، مرغ بانی، ریشم کے کیڑے پالنے کے لیے آسان شرائط پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔

3- یہ بنک زراعت سے منسلک صنعتی یونٹوں کی حوصلہ افزائی کے لئے قرضے فراہم کر کے پیداوار کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔

4- یہ بنک لوگوں کی امانتوں کو وصول کر کے، قیمتی اشیا کی حفاظت کے لیے لاکرز مہیا کر کے بنک کے عملہ کی تربیت اور تحقیق کے لیے

کانفرنس وغیرہ منعقد کروا کر عام بنکاری کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

-5 یہ بنک ملک میں خوراک کی فصلوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے خصوصی پروگرام کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

-6 پودوں کی حفاظت، فصلوں کی حفاظت اور جدید کاشتکاری سے استفادہ کرنے کے لے مفید مشورے بھی کسانوں کو بہم پہنچاتا ہے۔

-7 کاشتکاروں، زمینداروں اور دُور دراز علاقوں تک بنکاری کی سہولیات پہنچانے کے لیے اس نے ماڈل ولیج سکیم اور دیہی بنک کی سکیم کا بھی آغاز کر رکھا ہے جس سے زمینداروں کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

-8 یہ بنک امدادِ باہمی کی انجمنوں کو زرعی آلات کی خریداری اور نقدی کی شکل میں قرضے جاری کرتا ہے اور ان کی مالی مشکلات کا سدِ باب کرتا ہے۔

-9 اس نے ایک نئی سکیم ''نگہداشتی قرضہ سکیم'' شروع کر رکھی ہے۔ جس کے تحت یہ بنک قرضہ حاصل کرنے والے کسانوں کو کھیتی باڑی کے بارے میں صلاح ومشورہ فراہم کرتا ہے۔

-10 دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس بنک نے زرعی شعبے کی ترقی کے لیے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے قرضہ حاصل کرنے کے طریقے، جدید کاشتکاری کے مسائل کا حل اور تجاویز، فصلوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے حفاظتی تدابیر کے بارے میں تمام بنیادی معلومات اپنی ویب سائٹ (website) پر مہیا کر رکھی ہیں تا کہ کسان گھر بیٹھے کمپیوٹر، انٹرنیٹ کے ذریعے مفید مشورے اور بنکاری سے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔

بنک کی کارکردگی (Performance of Bank)

زرعی ترقیاتی بنک نے ملک کی زرعی ترقی کے لیے جو اہم کردار ادا کیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس بنک نے 32 بلین روپے کے قرضے تقریباً 5 لاکھ کسانوں کو جاری کر رکھے ہیں اور ملک میں اس کی تقریباً 200 برانچیں زراعت کے شعبے کی ترقی کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔ یہ بنک اپنے تمام وسائل چھوٹے اور بے زمین کسانوں کو قرضے دینے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ اس بنک نے ملازمین کی تربیت کے لیے بڑے بڑے شہروں میں تربیتی مراکز کھول رکھے ہیں جو کسانوں کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔ اس بنک نے موبائل کریڈٹ آفیسرز اپنے حلقے کے مخصوص دیہاتوں میں بھیج کر قرض داروں کے لیے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

(iii) صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان (Industrial Development Bank of Pakistan)

کسی ملک کی ترقی کا انحصار نمایاں طور پر اس کی صنعتی ترقی پر ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان کو آزادی ملتے ہی صنعت وحرفت کی ترقی کے لیے مالی وسائل کے فقدان کا سامنا کرنا پڑا لہٰذا سرمائے کی قلت پر قابو پانے کے لیے 1949 میں حکومت پاکستان نے صنعتی مالیاتی کارپوریشن قائم کی۔ بدقسمتی سے کارپوریشن مالی وسائل کے فقدان کے مسئلہ کو حل نہ کر سکی۔ اس کے بنکاری اختیارات محدود نوعیت کے تھے مثلاً لوگوں کی امانتیں وصول نہیں کر سکتی تھی، زرِ مبادلہ کے معاملات اس کے کنٹرول میں نہیں تھے۔ قرضے جاری کرنے کی شرائط سخت تھیں وغیرہ لہٰذا حکومت پاکستان نے قرضہ کا تحقیقاتی کمیشن قائم کر کے اس ادارے کی سفارشات کی روشنی میں اگست 1961 میں صنعتی مالیاتی کارپوریشن ختم کر کے اس کو صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان کا نام دے دیا اور اس کے اہم فرائض میں نئی صنعتوں کے قیام کے لیے قلیل اور طویل المیعاد قرضوں کی فراہمی اور پرانی صنعتوں

کی ترقی کے لیے بدل کاری کا اُصول شامل کر دیئے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے قوانین کے تحت اس بنک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز جو کہ ایک چیئرمین اور سات ایگزیکٹو ارکان پر مشتمل ہوتا ہے، جس کی تقرری وفاقی حکومت کرتی ہے، چلاتا ہے۔ بورڈ کا چیئرمین اس بنک کا مینجنگ ڈائریکٹر بھی کہلاتا ہے۔ بنک کے تمام اُمور کی نگرانی حکومت اور وزارتِ خزانہ کے سپرد ہے۔

صنعتی ترقیاتی بنک کے فرائض (Functions of Industrial Development Bank)

صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان صنعت کی ترقی کے لیے درج ذیل فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

1۔ یہ بنک ملک میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی نجی صنعتوں کے قیام اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کے لیے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے۔ یہ بنک عام طور پر خام مال سے مصنوعات تیار کرنے والی نجی صنعتوں مثلاً انجینئرنگ، بجلی کا سامان، کیمیاوی کھاد کی صنعتیں، کان کنی، کاغذ، پارچہ بافی، لکڑی کی مصنوعات، فلم سازی، کپڑا، غذائی اشیا وغیرہ کو قرضہ فراہم کرتا ہے۔

2۔ صنعتی اداروں کو سرمایہ مہیا کرنے کی خاطر ان کے حصص اور کفالتیں خریدتا ہے اور انھیں مالیات فراہم کرتا ہے۔

3۔ یہ بنک ملک میں متوازن معاشی ترقی کے مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ملک کے پسماندہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں میں قائم صنعتوں کو ترقی یافتہ علاقوں کی نسبت زیادہ آسان شرائط پر قرضے فراہم کرتا ہے تا کہ پسماندہ علاقوں میں نجی صنعتیں فروغ پائیں اور روزگار کا معیار بڑھے۔

4۔ یہ بنک کئی کاروباری یونٹوں میں براہِ راست سرمایہ کاری بھی کرتا ہے تا کہ دوسرے کاروباری یونٹوں کے ساتھ مل کر ملکی پیداوار میں اضافہ کر سکے۔

5۔ یہ بنک برآمدی اشیا پیدا کرنے والی صنعتوں کو ترجیحی بنیادوں پر قرضہ فراہم کرتا ہے جس سے برآمدی زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

6۔ نئی صنعتوں کے قیام اور ترقی کے لیے زرمبادلہ فراہم کرتا ہے تا کہ بیرونِ ممالک سے ضروری مشینری خریدی جا سکے۔

7۔ لوگوں کی امانتیں وصول کرتا ہے اور انہیں طے شدہ شرائط کے مطابق موصولہ امانتوں پر منافع ادا کرتا ہے۔

8۔ اس بنک نے اپنے کھاتہ داروں کے لیے کئی بچت سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جن میں ماہانہ منافع سرٹیفکیٹ، ٹرم ڈیپازٹ، صنعتی سرمایہ سرٹیفکیٹ، ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ، پرافٹ پلس سیونگ ڈیپازٹ سکیم اور غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹ قابلِ ذکر ہیں۔

9۔ قرضہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ بنک صنعتکاروں کو سرمایہ کاری کے معاملات میں مفید فنی مشورے بھی مہیا کرتا ہے۔

10۔ اس بنک نے اپنے کھاتہ داروں کو بنکاری سہولتوں سے آگاہی کے لیے کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی سہولت بھی فراہم کر رکھی ہے۔

صنعتی بنک کی کارکردگی (Performance of Industrial Bank)

صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان نے 1961 سے لے کر اب تک صنعت و حرفت کی ترقی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور ملکی صنعتی اثاثوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس بنک نے اب تک تقریباً 9 بلین روپے کے قرضے جاری کر رکھے ہیں اور پورے ملک میں اس کی کئی شاخیں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اس بنک کے فراہم کردہ قرضوں کے باعث ملک میں کئی نئی صنعتیں قائم ہوئی ہیں اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کے باعث قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

10.2 معاشی ترقی میں بنکوں کا کردار
(Role of Banks in Economic Development)

کسی ملک کی معاشی ترقی میں ایک مضبوط بنکاری نظام نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ ملک کے معاشی معاملات مثلاً قیمتوں کے معیار، سرمایہ کاری، صرفِ دولت، بیرونی ادائیگیوں کے توازن، بے روزگاری، افراطِ زر وغیرہ کو متعین کرنے اور ان کے بارے میں مناسب پالیسیاں بنانے کے لیے ایک مستحکم اور مضبوط بنکاری نظام لازمی جزو ہے۔ اس لیے دورِ جدید میں کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کا انحصار منظم زری نظام پر منحصر ہے اور مضبوط زری نظام مضبوط بنکاری نظام کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا آج کے جدید دور میں تجارتی بنک کسی ملک کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان بنکوں کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل نکات سے لگایا جا سکتا ہے۔

1۔ کسی ملک کی معاشی ترقی میں سرمائے کی تشکیل کا اہم کردار ہوتا ہے اور سرمائے کی تشکیل بچتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر ملک میں مجموعی بچتیں زیادہ ہوں گی تو سرمایہ کاری کا عمل بھی تیز ہو گا۔ تجارتی بنک اس سلسلے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کی بچائی ہوئی چھوٹی چھوٹی رقوم کو ایک جگہ اکٹھا کر کے سرمایہ کاری کے لیے فراہم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جس سے ملک کے سرمایاتی ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

-2 بنک سرمائے کی نقل پذیری کا ذریعہ بنتے ہیں یہ لوگوں کی بکھری ہوئی رقوم کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ایسے مقامات اور سرمایہ کاروں تک پہنچانے کا انتظام کرتا ہے جہاں سے اسے زیادہ منافع ملنے کا امکان ہو۔ چونکہ لوگ خود سے سرمایہ کاری کرنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے بنکوں میں جمع کروا کر منافع کماتے ہیں اور بنک انہی رقوم کو سرمایہ کاری کے کاموں میں لگا کر خوب منافع کماتے ہیں اور ملکی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

-3 تجارتی بنکوں کی وجہ سے لوگوں میں بچت کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ یہ بنک ایسی منافع بخش سکیمیں جاری کرتے ہیں جن میں لوگ سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کے اندر بچت کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔

-4 صنعتی و زرعی ترقی کے لیے بنک آسان شرائط پر تاجروں اور کسانوں کو قرضے جاری کرتے ہیں جس سے کاشتکار جدید آلات، مشینری، اعلیٰ بیج وغیرہ استعمال کر کے ملکی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ اسی طرح صنعتکار بھی بنکوں کے قرضوں کی بدولت جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے پیداواری صلاحیت کو بڑھاتے ہیں۔ جس سے ملک کو اقتصادی ترقی نصیب ہوتی ہے۔

-5 کسی ملک کی اقتصادی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چونکہ تجارتی اشیا و خدمات کے لین دین میں زرِ مبادلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور بنک یہ زرِ مبادلہ فراہم کر کے ملکی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بنک غیر ملکی ہنڈیوں پر بٹہ لگا کر قرضے بھی فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ملکی تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

-6 بنک لوگوں کی رقوم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ جس سے سرمایہ ترقیاتی کاموں میں حرکت پذیر ہوتا ہے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔

-7 تجارتی بنک ملک میں مکانات و دیگر تعمیرات کے لیے لوگوں کو آسان شرائط پر طویل المیعاد قرضے فراہم کرتے ہیں جس سے نہ صرف لوگوں کی رہائشی مشکلات دُور ہوتی ہیں بلکہ ملک میں دیگر تعمیراتی ضروریات بھی پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہیں اور ملک کی مجموعی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔

-8 یہ بنک کامرس اور صنعت کے شعبوں کو قرضے فراہم کر کے تاجروں کو ملکی پیداوار بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور ملک میں کامرس اور صنعت کے شعبے خوب ترقی کرتے ہیں اور معاشی بحران کا مسئلہ باقی نہیں رہتا۔

-9 افراطِ زر اور تفریطِ زر کے حالات میں بنک اعتباری زر کو کنٹرول کر کے زر کی مقدار رسد اور طلب میں توازن قائم کر کے معیشت کو استحکام بخشتے ہیں۔

-10 یہ بنک تاجروں اور صنعت کاروں کے لیے مالی مشیر کی حیثیت سے مفید مشورے اور مالیات فراہم کرتے ہیں اور ترقی کی رفتار تیز کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

-11 یہ بنک اپنے کھاتہ داروں کے ایما پر مختلف کمپنیوں کے حصص خریدتے ہیں اور انہیں سرمایہ کاری کرنے میں مفید مشورے بھی فراہم کرتے ہیں۔

-12 تجارتی بنک اپنے کھاتہ داروں کے لیے ہنڈیوں کو بٹہ لگاتے ہیں۔ بلوں اور بیمہ کی قسطوں کی ادائیگی اور وصولی کرتے ہیں۔

13۔ تجارتی بنک کاروباری لین دین کے سلسلے میں چیکوں اور ڈرافٹ وغیرہ کو جاری کر کے رقوم کی ادائیگیوں میں آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔

-14 تجارتی بنک اپنے گاہکوں کی قیمتی اشیا مثلاً وصیتیں، زیورات، پرائز بانڈز، ہیرے جواہرات، جائیداد کی رجسٹریاں وغیرہ محفوظ رکھنے کے لیے لاکرز مہیا کرتے ہیں۔

-15 تجارتی بنک غیر ملکی کرنسی کا لین دین کرتے ہیں۔

-16 پسماندہ علاقوں میں اپنی برانچیں کھول کر کسانوں کو قرضہ کی سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔

-17 قیمتوں میں رونما ہونے والے اُتار چڑھاؤ کو کم کر کے سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کی رفتار کو مستحکم بناتے ہیں۔

-18 یہ بنک زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہیں اور یہ رقوم مستحقین تک پہنچا کر معاشرے میں غیر متوازن قوتوں کو بے اثر کرتے ہیں۔

-19 یہ بنک اپنے سرمائے کو منافع بخش کاموں میں لگا کر ملک میں روزگار کے مواقع مہیا کرتے ہیں۔ جس سے لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے۔

-20 بنک اپنے سرمائے کو استعمال میں لا کر ملکی وسائل کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ جس سے ملک کی مجموعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور معاشی ترقی کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔

-21 یہ بنک ملک کی معاشی ترقی میں براہِ راست حصہ لیتے ہیں کیونکہ یہ حکومت کے جاری کردہ قرضوں میں سرمایہ لگا کر حکومت کی مالی امداد کے ساتھ سرمایہ کاری کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

10.3 معاشی ترقی میں سٹیٹ بنک کا کردار
(Role of State Bank in Economic Development)

پاکستان میں سٹیٹ بنک کا قیام یکم جولائی 1948 کو عمل میں لایا گیا جس نے اب تک ملکی معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے

اور مضبوط مالیاتی نظام کو فروغ دینے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نہایت نامساعد حالات میں قائم ہوا کیونکہ آزادی کے وقت پاکستان کے حصے میں صرف دو ہی بنک آئے جو بُری طرح مالی فقدان کا شکار تھے۔ ان حالات میں سٹیٹ بنک کو ملک کے بنکاری نظام کو بحیثیت سربراہ بنک مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور ملکی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے بڑی جدوجہد کرنا پڑی۔ اب ہم سٹیٹ بنک کی ان کوششوں کا ذکر کرتے ہیں جن کی بنیاد پر اس کے کردار کی عکاسی کی جاسکتی ہے۔

(1) بنکاری نظام کی تعمیر نو (Rehabilitation of Banking System)

آزادی کے بعد پاکستان کو کمزور بنکاری ڈھانچہ وراثت میں ملا جو بُری طرح مالی بدحالی کا شکار تھا۔ آزادی کے فوری بعد حکومت پاکستان نے اپنا مرکزی بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان کے نام سے قائم کر لیا جس نے نئے سرے سے پاکستان کے بنکاری نظام کی تعمیر شروع کی۔ اس نے لائسنس جاری کر کے ملک بھر میں تجارتی بنکوں اور خصوصی مالی اداروں کا جال بچھا دیا اور کئی ایسے اقدامات کیے جن کی بدولت نہ صرف تجارتی بنکوں کی شاخوں میں اضافہ ہوا بلکہ کئی خصوصی مالی ادارے بھی وجود میں آئے جو ملک کے کونے کونے میں اپنی خدمات مہیا کرنے لگے اور لوگوں کو مالی مسائل سے کافی حد تک چھٹکارا ملا۔ بنکاری نظام کی توسیع اور مالی وسائل کی فراوانی سے ملکی وسائل کا استعمال ممکن ہوا اور معاشی ترقی کی راہیں متعین ہونا شروع ہو گئیں۔ اس طرح سٹیٹ بنک آف پاکستان نے مضبوط بنکاری نظام قائم کر کے ملک کو ایک مضبوط اور دیرپا مالی نظام فراہم کیا۔

(2) بنکوں کے عملے کی تربیت (Training of Bank Staff)

تجارتی بنکوں کے کاروباری پھیلاؤ اور استعداد کار کا انحصار ان میں کام کرنے والے افراد کی فنی صلاحیت اور قابلیت پر ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کو آزادی ملنے کے فوری بعد مالی وسائل کے فقدان، تربیت یافتہ اور تجربہ کار افراد کی کمی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان حالات میں سٹیٹ بنک آف پاکستان نے دیگر بنکوں کے ساتھ مل کر بنکوں کے ملازمین کے لیے تربیتی کورسز اور جدید بنکاری اصولوں سے واقفیت کرانے کے لیے بنک آفیسرز ٹریننگ پروگرام کا آغاز کیا جس کے تحت نہ صرف بنکوں کے عملے کو بنکاری نظام کے بارے میں تربیت دی جاتی تھی بلکہ بنکاری نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں تاکہ تربیت یافتہ افراد بنکاری فرائض کو احسن طریقوں سے سرانجام دے کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔ دورِ جدید میں تقریباً سب ہی بنک اپنے عملے کو تربیت دینے کے لیے تربیتی کورسز کا اہتمام کرتے ہیں اس سلسلے میں سٹیٹ بنک آف پاکستان نے زرِ مبادلہ کے معاملات اور بنکاری نظام سے متعلق فنی اُمور سمجھنے کے لیے کئی تربیتی کورسز کا اہتمام کر کے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

(3) بازار سرمایہ کی تشکیل (Formation of Capital Market)

کسی ملک میں سرمایہ کاری اور طویل مدت مالیات کی فراہمی کے لیے مضبوط سرمایہ کا نظام لازمی جزو ہے۔ جس ملک میں سکیورٹیوں، بانڈز، مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید و فروخت کا مناسب انتظام موجود ہو، وہاں بازار سرمایہ کا نظام موثر طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے آزادی کے وقت پاکستان کے پاس کوئی ایسا ادارہ یا نظام موجود نہ تھا۔ لہٰذا سٹیٹ بنک نے ایسے حالات میں منظم بازار سرمایہ کے حصول کے لئے 1949 میں کراچی سٹاک ایکسچینج (Karachi Stock

(Exchange) قائم کی تا کہ بازارِ سرمایہ کو منظم کر کے نجی و سرکاری طبقوں کو پیداواری کاموں میں لگا کر ملک میں تشکیل سرمایہ کا عمل تیز کیا جا سکے۔ اسی سلسلے میں بعد میں 1971 میں لاہور سٹاک ایکسچینج (LSE) اور حال ہی میں اسلام آباد سٹاک ایکسچینج (ISE) قائم کر کے مضبوط اور منظم بازارِ سرمایہ کی بنیاد رکھی۔ اب پاکستان میں کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید و فروخت بڑے منظم طریقوں سے کی جاتی ہے۔

(4) زرعی شعبہ کی ترقی (Development of Agricultural Sector)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے جس میں زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا ملک کی مجموعی پیداوار میں اس شعبہ کا حصہ 21.4 فیصد ہے اور ملک کی قریباً 45 فی صد آبادی کے روزگار کا انحصار اس شعبے سے منسلک ہے لیکن بدقسمتی سے یہ شعبہ آزادی سے لے کر اب تک کوئی نمایاں ترقی نہیں کر سکا۔ اس لئے زرعی ترقی کے لئے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے خصوصی طور پر ملک کے تمام تجارتی بنکوں کو ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ زرعی مقاصد کے لئے کسانوں کو آسان شرائط اور کم شرح سود پر قرضے جاری کریں۔ اس سلسلے میں سٹیٹ بنک نے زرعی ترقیاتی بنک بھی قائم کر رکھا ہے جو ملک بھر میں کسانوں کو زرعی آلات، مشینوں، بیج، کھادوں اور دیگر مقاصد کے لیے آسان شرائط پر قرضے فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سٹیٹ بنک نے زرعی مداخل کی خرید کے لیے تعاونی بنکوں سے قرضے حاصل کرنے کی سہولت بھی دے رکھی ہے جس کی بدولت زرعی شعبہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔

(5) خصوصی مالیاتی اداروں کا قیام
(Establishment of Special Financial Institutions)

ملکی پیداواری شعبوں کی ضروریات پوری کرنے اور انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے کئی خصوصی مالی اداروں (مثلاً زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ برائے زرعی ترقی، پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن برائے صنعتی ترقی، قومی ترقیاتی مالی کارپوریشن برائے قومی تعمیر وغیرہ) قائم کر رکھے ہیں جو ملک کے پیداواری شعبوں کو مالیات فراہم کرتے ہیں اور ان کی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ اس طرح سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (HBFC) برائے مکانات و دیگر تعمیراتی پراجیکٹ اور امدادِ باہمی کے کاموں کے لیے امدادِ باہمی کے ادارے قائم کر کے درج بالا شعبوں کو مالی معاونت فراہم کرنے کا بندوبست کر رکھا ہے اس طرح سٹیٹ بنک بحیثیت ناظم ادارہ ملکی شعبوں کی ترقی کے لیے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔

(6) بچتوں کی حوصلہ افزائی (Encouragement of Savings)

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے لوگوں میں فضول خرچی کی حوصلہ شکنی اور بچتوں کے فروغ کے لیے کئی بچت سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جس میں انعامی بانڈز، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، پوسٹل لائف انشورنس، انویسٹمنٹ ٹرسٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سٹیٹ بنک نے ملک کے دیگر تجارتی بنکوں کے ساتھ مل کر ایک بنکنگ پبلسٹی بورڈ (Banking Publicity Board) بھی قائم کر رکھا ہے جو لوگوں میں قومی بچت سکیموں کو متعارف کرواتا ہے اور لوگ اپنی بچائی ہوئی رقوم ان سکیموں میں جمع کرواتے ہیں اور منافع حاصل کرتے ہیں۔ حکومت ان بچتوں کے بل بوتے پر تشکیلِ سرمایہ کی رفتار کو تیز کرتی ہے اور ملک کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سٹیٹ بنک اشتہار بازی، سیمینارز، تقاریر اور کتابچوں کی اشاعت کا اہتمام کر کے لوگوں میں بچتوں کے رُجحان کو ترغیب دیتا ہے۔ جس سے ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ

ہوتا ہے اور معیشت ترقی کی طرف گامزن ہوتی ہے۔

(7) قرضوں کی متوازن تقسیم (Balanced Distribution of Credit)

سٹیٹ بنک آف پاکستان قرضے جاری کرتے وقت معیشت کے مختلف شعبوں میں توازن برقرار رکھنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر مالیات فراہم کرنے کے لیے کریڈٹ پلان (Credit Plan) بنا کر سرمایہ فراہم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جو شعبے ماضی میں کسی وجہ سے وسائل سے محروم رہے ہوں انہیں پہلے قرضے فراہم کر کے معیشت کے تمام شعبوں کو برابری کے اصول پر ترقی دے۔ مزید برآں سٹیٹ بنک آف پاکستان قرضے جاری کرتے وقت تجارتی بنکوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ پسماندہ اور دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے شہروں کی نسبت زیادہ قرضے جاری کریں تا کہ شہروں کی طرح دیہاتوں اور قصبوں کو بھی ترقی کے یکساں ثمرات میسر ہوں۔ اس طرح سٹیٹ بنک آف پاکستان قرضوں کے بارے میں متوازن تقسیم کی پالیسی ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(8) افراطِ زر اور تفریطِ زر پر کنٹرول (Control on Inflation and Deflation)

چونکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان بازارِ زر کا ناظم اور نگران ہوتا ہے اس لیے جب کبھی ملک میں زر کی مقدار میں اضافہ (افراطِ زر) یا زر کی مقدار میں کمی (تفریطِ زر) کے حالات پیدا ہو جائیں تو سٹیٹ بنک بحیثیت ملک کے سربراہ بنک مختلف اقدامات کے ذریعے ان حالات پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے مثال کے طور پر افراطِ زر کے حالات میں شرح بنک میں اضافہ کر کے قرضوں کی ترسیل روک کر رسدِ زر کی مقدار گھٹا لیتا ہے اور تفریطِ زر کے حالات میں شرح بنک میں کمی کر کے قرضوں کے اجرا میں اضافہ کے ذریعہ تفریطِ زر پر قابو پا لیتا ہے۔ بسا اوقات سٹیٹ بنک افراطِ زر اور تفریطِ زر کو کنٹرول کرنے کے لیے اخلاقی اپیل اور نشر و اشاعت وغیرہ کا سہارا لے کر بھی ملک کے زری نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔

(9) برآمدات کی افزائش (Promotion of Exports)

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ملکی اشیا کی برآمد کو بڑھانے اور فروغ دینے کے لیے ایکسپورٹ فنانس سکیم، ایکسپورٹ بونس سکیم، ایکسپورٹ پروموشن بیورو اور دیگر فنانس سکیموں کا اجرا کر رکھا ہے جو برآمدی تاجروں کو بونس، رعایت اور برآمدات کی فروخت کے لئے نئی منڈیوں کی تلاش میں بھی مدد دیتی ہیں۔ سٹیٹ بنک کی ان سہولتوں کے نتیجے میں برآمدات کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ زرِ مبادلہ کے معاملات بھی اس بنک کی بدولت احسن طریقے سے طے پا جاتے ہیں۔

(10) حکومت کے لیے مالیات کی فراہمی (Provision of Finances to the State)

سٹیٹ بنک آف پاکستان ملک کے مالی مشیر کی حیثیت سے نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرضے فراہم کرتا ہے بلکہ ملکی معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے رہنمائی بھی کرتا ہے۔ قومی بجٹ میں خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی درخواست پر فاضل کرنسی جاری کر کے اور حکومت کی کفالتیں بیچ کر قرضے حاصل کر سکتا ہے۔ حکومت کو اپنے دفاعی اور ترقیاتی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ملکی ذرائع اور غیر ملکی مالی اداروں سے قرضے لے کر مالیات فراہم کرتا ہے۔ حکومت کے لئے برآمدات و درآمدات کی وصولیاں آسان بناتا

ہے حکومت کو ترقیاتی منصوبوں اور پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لیے نہ صرف سرمایہ فراہم کرتا ہے بلکہ منافع بخش سرمایہ کاری کے لیے حکومت کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔

(11) اسلامی بنکاری کا فروغ (Promotion of Islamic Banking)

سٹیٹ بنک آف پاکستان اسلامی بنکاری کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

10.4 بازارِزر (Money Market)

بازارزر سے مراد قرضے جاری کرنے کا وہ بازار ہے جہاں مختلف مالیاتی ادارے اپنے اضافی فنڈز قلیل المیعاد کفالتوں کی شکل میں استعمال کرتے ہیں ان میں تجارتی ہنڈیاں، مالیاتی بل، سرکاری خزانے کی ہنڈیاں، کفالتیں، بانڈز اور مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص وغیرہ شامل ہیں۔ بازارزر میں درج ذیل ادارے قرضے جاری کرتے ہیں۔

i- ہنڈیوں کو خریدنے اور بٹہ لگانے والے ادارے

ii- کفالتوں، بانڈز اور حصص خریدنے اور بیچنے والے ادارے

iii- تجارتی بنک اور امدادِ باہمی کے بنک

iv- بیمہ کمپنیاں

درج بالا تمام ادارے قرضہ لینے اور دینے کے سلسلے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں جس سے بازارزر مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے گویا بازارِزر، زر کی وہ منڈی ہے جہاں ملک کے مالی ادارے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے مہیا کرتے ہیں۔ پاکستان کا بازارِزر درج ذیل اداروں پر مشتمل ہے۔

1- ملک کا مرکزی بنک (سٹیٹ بنک آف پاکستان) بازارزر کا اہم ترین جزو ہے کیونکہ یہی بنک ملک کے بنکاری اور زری نظام کو کنٹرول کرتا ہے اور بازارزر کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرتا ہے۔

2- تجارتی بنک بازارزر کو منظم رکھنے کے لیے فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بنک ملک میں قائم سٹاک ایکسچینج کے تعاون سے حصص، کفالتیں، اور بانڈز کی خرید و فروخت کرتے ہیں اور ہنڈیوں پر بٹہ لگاتے ہیں۔

3- قلیل مدت قرضہ کے ادارے تاجروں کو عرصہ قلیل کے لیے ہنڈیوں پر بٹہ لگا کر قرضہ فراہم کرتے ہیں۔

4- امدادِ باہمی کے بنک زرعی مقاصد کے لیے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔

5- پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کی کارپوریشن بھی بازارزر کو مستحکم کرنے کے لیے مختلف منصوبوں کے حصص اور تمسکات خرید کر ان کے لیے سرمائے کی فراہمی ممکن بناتی ہے۔

6- بیمہ کمپنیاں ملک میں بچتوں کے فروغ کے لیے سٹاک ایکسچینج میں حصص کی خرید و فروخت میں حصہ لے کر بازارزر کو متاثر کرتی ہیں۔

بازارِسرمایہ (Capital Market)

بازارزر میں عموماً قرضے قلیل مدت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں لیکن بازارِ سرمایہ میں طویل المیعاد قرضے جاری ہوتے ہیں۔

دیگر بازار زر میں زر کی خرید وفروخت ہوتی ہے جبکہ بازار سرمایہ میں کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ بازار سرمایہ کے تحت جاری کئے جانے والے قرضے درج ذیل اداروں کی وساطت سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

1- پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن، صنعتی قرضہ وسرمایہ کاری کارپوریشن، زرعی ترقیاتی بنک، صنعتی ترقیاتی بنک، قومی ترقیاتی و مالی کارپوریشن وغیرہ سبھی مالیاتی ادارے طویل المیعاد قرضے جاری کر کے بازار سرمایہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔

2- پاکستان میں بیمہ کمپنیاں لمبی مدت کے لیے قرضے جاری کر کے سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرتی ہیں اور بازار سرمایہ کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

3- سٹاک ایکسچینج ملک کے بازار سرمایہ کا سب سے اہم اور بنیادی ادارہ ہوتا ہے جو حصص کی خرید وفروخت کا کام سرانجام دے کر بازار سرمایہ کو منظم کرتا ہے۔

4- سیکورٹیز اینڈ بانڈز ایکسچینج اتھارٹی آف پاکستان (SBEAP) ملک میں کفالتوں کے کاروبار میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لیے اصول وضوابط وضع کر کے بازار سرمایہ کو مستحکم بنانے میں اہم کردار کرتی ہے۔

10.5 ای۔کامرس (E-Commerce)

ای کامرس یا الیکٹرونک کامرس سے مراد فنانشل ٹرانزیکشن (Financial Transaction) کو انٹرنیٹ کے ذریعے لین دین کے معاملے میں استعمال میں لانا ہے۔ آج ای۔کامرس کو وسیع ایریا نیٹ ورک (Wide Area Network) کے ذریعے استعمال کرتے ہوئے کاروبار کو بین الاقوامی بنیادوں پر چلایا جا سکتا ہے۔ روزمرہ ضروریات کی اشیا و دیگر ضروری اشیا دنیا میں کہیں بھی ای۔کامرس کے ذریعے خریدی اور بیچی جاسکتی ہیں۔ آج کل ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ تر کاروباری سرگرمیاں ای۔کامرس کو استعمال کرتے ہوئے تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔ ای۔کامرس (E-Commerce) کے اہم فوائد درج ذیل ہیں۔

1- عام لین دین کی اشیا کی خریداری اب کم وقت اور سفر کی تکالیف اٹھائے بغیر انٹرنیٹ پر موجود کمپنیوں کے اشتہارات اور آئٹم لسٹ سے کی جاسکتی ہے۔

2- اب ہر اکاؤنٹ ہولڈر اپنا اکاؤنٹ بیلنس، بیلنس شیٹ ویب پیج پر دیکھ سکتا ہے اور اپنی رقم انٹرنیٹ کے ذریعے کسی بھی وقت دوسرے اکاؤنٹ میں تبدیل یا ٹرانسفر کر سکتا ہے۔

3- ای۔کامرس کے ذریعے یوٹیلیٹیز اور دوسرے بل انٹرنیٹ کے ذریعے ادا کئے جاسکتے ہیں۔

4- اب انٹرنیٹ کے ذریعے گاہکوں کے بل اور مختلف مقامات پر بکنے والی اشیا کا جائزہ اور تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔

5- ای۔کامرس کے ذریعے ملک کے کسی بھی حصے میں کاروباری مراکز سے بنک کے کریڈٹ کارڈز کے ذریعے شاپنگ کی جاسکتی ہے۔

6- اب ای۔کامرس کے باعث سیل رپورٹس، فنانشل اسٹیٹمنٹ، پراڈکٹس کی قیمتیں، حجم اور نفع ونقصان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

7- ای۔کامرس کی مدد سے اشیا پر یونیورسل پرڈکشن کوڈ لگا کر قیمتوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

8- ای۔کامرس کی مدد سے دنیا میں وجود میں آنے والی نئی ایجادات اور اشیا کے بارے میں تفصیل حاصل کی جاسکتی ہے۔

-9 ای۔کامرس کی مدد سے اپنے ملک میں بیٹھے بیرونِ ملک انٹرنیٹ کے ذریعے اشیا بیچی جاسکتی ہیں۔

-10 ای۔کامرس کی بدولت دنیا بھر میں بکنے والی اشیا کے بارے میں قیمتوں کا اندازہ، کوالٹی اور استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

10.6 افراطِ زر (Inflation)

معاشی اصطلاح میں افراطِ زر سے مراد قیمتوں میں مسلسل اضافہ لیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں زر کی بہت زیادہ مقدار بہت تھوڑی اشیا کا تعاقب کر رہی ہوتی ہے، بالفاظ دیگر جب اشیا کی مقدار کے مقابلے میں زر کی مقدار بڑھنے سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ واقع ہو رہا ہو تو ایسی کیفیت کو افراطِ زر کا نام دیا جاتا ہے۔

پروفیسر ہنس کے نزدیک ''جب اشیا و خدمات کی پیداوار کی نسبت قیمتوں میں بڑھنے کا رجحان پایا جائے تو ایسی کیفیت کو افراطِ زر کہتے ہیں''۔ لہٰذا جب کسی ملک میں اشیا کی قیمتوں کا معیار مسلسل اور تیزی سے بلند ہو رہا ہو تو وہ ملک افراطِ زر کا شکار ہوتا ہے۔ لوگوں کی زری آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن حقیقی آمدنی پہلے جتنی ہی رہتی ہے کیونکہ روپے کی قدر گرنے سے قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اس لئے حقیقی آمدنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

افراطِ زر کی اقسام (Kinds of Inflation)

افراطِ زر کی اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔ طلب کے کھنچاؤ کا افراطِ زر (Demand Pull Inflation)

جب اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ اشیا کی طلب بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے تو اسے طلب کے کھچاؤ کا افراطِ زر کہتے ہیں۔ افراطِ زر کی ایسی صورتِ حال میں اشیا کی طلب بڑھنے کی وجہ آبادی میں تیزی سے اضافہ، لوگوں کی پسند و ناپسند میں تبدیلیاں، فیشن میں تبدیلی یا مصنوعی قلت ہوتی ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اشیا کی طلب، رسد کے مقابلے میں کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ طلب کے دباؤ کے تحت افراطِ زر دو طریقوں سے رونما ہوتی ہے۔

-i قیمتوں میں معمولی مگر مسلسل اضافہ خزیندہ افراطِ زر (Creeping Inflation) کا سبب بنتا ہے۔

-ii جب قیمتوں میں اضافہ بڑی تیزی سے ہو رہا ہو اور اس پر قابو پانا آسان کام نہ ہو تو ایسی صورت حال کو تیز سرپٹ افراطِ زر (Hyper Inflation) کہتے ہیں۔

-2 مصارفِ پیدائش میں بڑھوتری کا افراطِ زر (Cost Push Inflation)

مصارف پیدائش کے دباؤ کے تحت اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ خام مال کی قیمتوں اور مزدوروں کی اُجرتوں میں اضافے کے سبب رونما ہوتا ہے۔ جب خام مال مہنگا اور مزدوروں کی اُجرتیں بڑھتی ہیں تو آجرین ان مدات پر اٹھنے والے بوجھ کو اشیا کی قیمتوں میں منتقل کر دیتے ہیں جس سے اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور افراطِ زر کی کیفیت پروان چڑھتی ہے۔

افراطِ زر کے نتائج (Consequences of Inflation)

افراطِ زر کے ممکنہ نتائج درج ذیل ہیں۔

-1 افراطِ زر کے حالات میں محدود آمدنی پانے والے طبقات کی معاشی حالت ابتر ہوجاتی ہے اور ان کا معیارِ زندگی گرجاتا ہے کیونکہ جب اشیا کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو ان کی آمدنیوں میں اس شرح سے اضافہ نہیں ہوتا لہٰذا وہ مہنگائی کے باعث اُجرتوں اور تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کرنا شروع کردیتے جس سے معاشرے میں بدامنی اور لوگوں میں بے چینی پھیل جاتی ہے۔

-2 بچتوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے کیونکہ جو لوگ مستقبل میں اپنے بچائے ہوئے سرمائے کو استعمال میں لاکر آمدنی میں اضافہ کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں وہ افراطِ زر کے سبب مستقبل میں زر کی قدر گرنے کے باعث مایوس ہوجاتے ہیں اس طرح لوگوں میں بچت کرنے کا جذبہ باقی نہیں رہتا وہ اپنی بچتوں کو حال کی ضروریات پر ہی خرچ کرلیتے ہیں جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری کا عمل طویل عرصہ میں غیر موثر ہوجاتا ہے۔

-3 افراطِ زر کے باعث پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں ترقیاتی منصوبے بری طرح متاثر ہوتے ہیں کیونکہ جب بڑے ترقیاتی منصوبوں پر اُٹھنے والے اخراجات بڑھنا شروع ہوتے ہیں تو ان پر اٹھنے والے مصارف طے شدہ تخمینوں سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ ان حالات میں حکومت کو اندرونی و بیرونی قرضے لینے پڑتے ہیں ٹیکسوں میں اضافہ ناگزیر ہوتا ہے جس کے باعث ملک میں قیمتوں کا نظام غیر موثر ہوجاتا ہے۔ عوام پر ٹیکسوں اور قرضوں کا بوجھ منتقل کردیا جاتا ہے۔

-4 افراطِ زر کے حالات میں قیمتوں میں اضافہ امیر طبقے کو مزید مراعات فراہم کرنے کا سبب بنتا ہے اور غریب طبقہ بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔ جب اشیا کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو آجرین کے منافع جات بڑھ جاتے ہیں لیکن صارفین بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور آمدنی کی تقسیم میں مزید بے اعتدالی پیدا ہوجاتی ہے۔

-5 جس ملک میں اشیا کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ رونما ہوتا ہے اس کی برآمدات بُری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ کیونکہ برآمدات کی قیمت زیادہ ہونے کے باعث غیر ممالک میں دوسرے ممالک کی سستی اشیا پسند کی جانے لگتی ہیں۔ اس طرح ملک کا توازنِ تجارت بھی بگڑ جاتا ہے۔ بسا اوقات حکومت کو برآمدات کو بڑھانے کے لیے زر کی بیرونی قدر کم کرنا پڑتی ہے جس سے برآمدات تو بڑھ جاتی ہیں لیکن ملکی صنعت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔

-6 افراطِ زر کی بدولت تعلیم و تربیت کے شعبوں کو بڑا نقصان پہنچتا ہے تعلیم مہنگی ہونے کے باعث طلبہ کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

-7 افراطِ زر کے سبب غربت اور تنگدستی پھیلتی ہے اور معاشرے میں معاشرتی جرائم کا اضافہ ہوتا ہے۔ ملک میں رشوت ستانی، چوری، ڈاکہ، آوارگی اور بے ایمانی جیسی لعنتیں پروان چڑھتی ہیں۔ معاشرہ بے راہ روی کا شکار بن جاتا ہے۔

-8 افراطِ زر کے باعث ملک میں سرمایہ کاری اور پیداوار کے مواقع تو بڑھ جاتے ہیں تو ایسے میں قیمتوں پر کنٹرول حاصل کرنا بڑے مسائل کا سبب بنتا ہے اور معیشت ایک عرصہ کے بعد ساکن کیفیت اختیار کرلیتی ہے۔

پاکستان میں افراطِ زر کے اسباب (Causes of Inflation in Pakistan)

1- زر کی مقدار میں اضافہ

پاکستان میں افراطِ زر میں اضافہ کا سب سے بڑا سبب حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور رواں ضروریات کے لیے وسائل کی ضرورت ہے۔ حکومت ان ضروریات کے پیشِ نظر زر کی مقدار میں اضافہ کرتی رہتی ہے جس سے افراطِ زر پیدا ہوتا ہے۔

2- تمویل خاسر کی پالیسی

حکومت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے تمویل خاسر کی پالیسی کے تحت نوٹ چھاپ کر اندرونی و بیرونی قرضے لے کر اور ٹیکس لگا کر زر کی مقدار میں اضافہ کرتی رہتی ہے جس سے اشیا کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہتی ہیں۔

3- دفاعی اخراجات اور سود کی ادائیگی

حکومت کو دفاعی ضروریات اور سود کی ادائیگی کے لیے سرمائے کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے حکومت آئے دن سٹیٹ بنک سے نوٹ چھاپنے کا تقاضہ کرتی رہتی ہے جس سے اشیا کی قیمتیں براہِ راست متاثر ہوتی ہیں۔

4- آبادی کی شرح میں اضافہ

پاکستان میں آبادی کے بڑھنے کے سبب اشیا کی طلب بڑھ جاتی ہے جس سے قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

5- ناموافق موسمی و دیگر حالات

پاکستان میں اکثر اوقات ناموافق حالات کے پیشِ نظر زرعی فصلیں اور صنعتی پیداوار متاثر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اشیا کی رسد کم ہو جاتی ہے اور طلب بڑھنے کے باعث ان اشیا کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگتی ہیں۔

6- روپے کی قدر میں کمی

روپے کی قدر میں کمی کے باعث بیرونی ممالک سے درآمد کی جانے والی اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے اندرونِ ملک بھی اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور منڈی میں افراطِ زر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

7- بین الاقوامی سطح پر قیمتوں میں اضافہ

جب کبھی بین الاقوامی سطح پر قیمتوں کے معیار میں اضافہ ہوتا ہے تو ملک کے اندر بھی اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور افراطِ زر پیدا ہو جاتا ہے۔

8- تیل کی قیمتوں میں اضافہ

تیل کی قیمتوں میں اضافہ بھی افراطِ زر کی ایک اہم وجہ ہے کیونکہ جب تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو تمام اشیا کی قیمتیں بھی

بڑھ جاتی ہیں کیونکہ ہر پیداواری شعبے میں تیل کا استعمال قیمتیں بڑھنے کا سبب بنتا ہے۔

9- غیر قانونی کاروباری سرگرمیاں

سمگلنگ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی جیسی خرابیاں ملک میں اشیا کی قلت اور گرانی کا سبب بنتی ہیں۔

10- صرفی معاشرہ

ہمارا معاشرہ بنیادی طور پر ایک صرفی معاشرہ ہے۔ ہم پیداوار پر کم اور صرف پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ درآمدی اشیا اور کھانے پینے کی اشیا پر بے تحاشا اور بے سوچے سمجھے خرچ کرتے ہیں، جس سے افراطِ زر بڑھتا جاتا ہے۔

11- فیشن کی دوڑ اور خودنمائی کی عادت

فیشن کی دوڑ اور خودنمائی کی عادت بھی ملک میں افراطِ زر کو بڑھا رہی ہے۔

پاکستان میں افراطِ زر کنٹرول کرنے کے اقدامات
(Measures to Control Inflation in Pakistan)

پاکستان میں افراطِ زر کنٹرول کرنے کے لیے درج ذیل طریقے یا اقدامات تجویز کیے جا سکتے ہیں۔

1- سرکاری اخراجات میں کمی کر کے ملکی وسائل کو صحیح طریقوں سے پیداواری یونٹوں میں استعمال کر کے پیداوار بڑھا کر افراطِ زر کو کم کیا جا سکتا ہے۔

2- پاکستان میں افراطِ زر اور مہنگائی کی اصل وجہ پیداوار میں کمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے اہم شعبوں مثلاً زراعت اور صنعت کو ترقی دے کر پیداوار بڑھائی جائے تا کہ اشیا کی قیمتیں کم ہو سکیں۔

3- حکومتِ پاکستان کو چاہیے تمویل خسارہ میں کمی کے لیے ضروریات میں کمی کر کے کم نوٹ چھاپے اور ٹیکسوں کی بھرمار بھی روک دے۔ اس طرح ملک میں اشیا کی قیمتوں کو کم کیا جا سکتا ہے۔

4- ملک میں افراطِ زر کو کنٹرول کرنے کے لیے عوام میں بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے بچت سکیمیں شروع کی جائیں تا کہ سرمایہ کاری کا عمل تیز ہو اور ملکی پیداوار بڑھے اس طرح افراطِ زر پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

5- سمگلنگ، چور بازاری، اور ذخیرہ اندوزی کی روک تھام کی جائے تا کہ ملکی اشیا کی خرید و فروخت میں اضافہ ہو، مصارفِ پیدائش بھی کم ہوں گے اور قیمتیں مستحکم ہو جائیں۔

6- افراطِ زر پر حکومت بھی درج ذیل اقدامات کے ذریعے کنٹرول حاصل کر سکتی ہے۔

i- سٹیٹ بنک آف پاکستان افراطِ زر روکنے کے لیے شرح بنک میں تبدیلی لا کر افراطِ زر پر کنٹرول حاصل کرتا ہے۔ اس اُصول کے تحت افراطِ زر روکنے کے لیے شرح بنک کو بڑھا دیا جاتا ہے تا کہ زیادہ قرضے جاری نہ ہوں اور افراطِ زر کا مسئلہ نہ ہو۔

ii- سٹیٹ بنک افراطِ زر پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے اپنی کفالتیں، حصص اور تمسکات وغیرہ کھلے بازار یعنی سٹاک ایکسچینج میں فروخت کر دیتا ہے۔ جب لوگ ان حصص اور کفالتوں کو خریدتے ہیں تو زر سٹیٹ بنک کی طرف منتقل ہو جاتا ہے زر کی مقدار میں

کی افراطِ زر کے حالات کو روک دیتی ہے۔

iii- حکومت افراطِ زر کو کنٹرول کرنے کے لیے مالیاتی اقدامات کے تحت ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کر کے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے جب حکومت ٹیکس کی شرح بڑھاتی ہے تو زر کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور افراطِ زر پر کسی حد تک قابو پا لیا جاتا ہے۔

7- آبادی پر کنٹرول کر کے بھی افراطِ زر پر قابو پایا جا سکتا ہے کیونکہ آبادی میں کمی سے اشیا کا صرف کم ہوگا اور افراطِ زر کی کیفیت نہیں رہے گی۔

8- ملکی برآمدات میں اضافہ اور تعیشاتی درآمدات میں کمی کر کے افراطِ زر پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ لوگ اپنے رہن سہن کے طریقوں کو سادہ اور محدود کر لیں۔ ملکی اشیا کے استعمال کو ترجیح دیں اس طرح افراطِ زر کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

مشقی سوالات

سوال 1: نیچے دیے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- درج ذیل میں سے کس کو نوٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے؟

(الف) تجارتی بنک　(ب) فہرستی بنک

(ج) مرکزی بنک　(د) تعاونی بنک

2- سٹیٹ بنک آف پاکستان تمام فہرستی بنکوں کا کتنے فی صد حصہ زرِ نقد کی صورت میں اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے؟

(الف) 20%　(ب) 15%

(ج) 10%　(د) 5%

3- پاکستان میں کس سال میں تجارتی بنکوں کو قومی تحویل میں لیا گیا؟

(الف) 1970　(ب) 1972

(ج) 1977　(د) 1974

4- درج ذیل میں سے کون سا بنک بعض حالات میں بحیثیت مرکزی بنک بھی اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے؟

(الف) مسلم کمرشل بنک　(ب) نیشنل بنک

(ج) حبیب بنک　(د) صنعتی مالیاتی بنک

5- درج ذیل میں کون سا بنک ملک کے بازارِ زر کا ناظم ہوتا ہے؟

(الف) تجارتی بنک　(ب) نیشنل بنک

(ج) مرکزی بنک　(د) خصوصی مالیاتی بنک

سوال 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔

1۔ نیشنل بنک آف پاکستان .... کو معرض وجود میں آیا۔

-2 بازار سرمایہ میں.................. قرضے جاری کیے جاتے ہیں۔

-3 زرعی ترقیاتی بنک دو بنکوں.................. اور.................. کو ضم کر کے معرض وجود میں آیا۔

-4 اشیا کی خرید و فروخت میں انٹرنیٹ کا استعمال.................. کہلاتا ہے۔

-5 قومی تحویل میں جانے سے پہلے پاکستان میں تجارتی بنکوں کی تعداد ...... تھی۔

سوال 3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے دُرست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
افراطِ زر	5 سے 10 سال	
زرعی بنک کے قلیل مدت قرضے کی میعاد	زری پالیسی کا اُصول	
خصوصی مالیاتی بنک	قیمتوں میں اضافہ	
کھلے بازار کا عمل	6 ماہ سے ڈیڑھ سال	
بنکوں کا بنک	صنعتی ترقیاتی بنک	
	مرکزی بنک	

سوال 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

-1 متناسب زرِ محفوظ کے اُصول سے کیا مراد ہے؟

-2 مرکزی بنک کو حساب گھر کا بنک کیوں کہتے ہیں؟

-3 بازار سرمایہ کی تشکیل سے کیا مراد ہے؟

-4 نیشنل بنک آف پاکستان کا انتظام کس کے سپرد ہے؟

-5 زرعی ترقیاتی بنک کے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے کن مقاصد کے لیے جاری کئے جاتے ہیں؟

سوال 5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

1۔ پاکستان کی معاشی ترقی میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

-2 معاشی ترقی میں تجارتی بنکوں کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

-3 نیشنل بنک آف پاکستان کے فرائض اور کردار پر بحث کریں۔

-4 زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ کے فرائض بیان کریں۔

-5 صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان کے فرائض پر روشنی ڈالیں۔

-6 درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

i- بازارِ زر ii- بازارِ سرمایہ iii- ای۔کامرس